خدام بھائیوں سے خطاب

مجلس خدام الاحمدیہ کے گزشتہ سالانہ اجتماع کے افتتاحی اجلاس سے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سلمہ ربہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے جو ولولہ انگیز خطاب فرمایا تھا اس کا مکمل متن افادۂ عام کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ جملہ خدام بھائیوں سے درخواست ہے کہ اس ایمان افروز خطاب کے ایک ایک لفظ پر غور فرمائیں اور اپنی زندگیوں میں وہ پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم میں دیکھنا چاہتے تھے (ادارہ)

سورہ فاتحہ اور آیات کریمہ اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ۝ اِعْلَمُوا أَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ۝ (سورۃ الحدید) کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا

دوستو اک نظر خدا کے لئے
سید الخلق مصطفیٰؐ کے لئے

برادران۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ جب سے ہمارے مرکزی اجتماعات شروع ہوئے ہیں ہمارے امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ تمام اجتماعات کا افتتاح فرماتے رہے۔ پھر حضور کی بیماری کے نتیجہ میں جب حضور ان اجتماعات میں شریک نہ ہو سکے تو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ ہمارے ان اجتماعات کا افتتاح فرماتے رہے۔ اب ہم ان دونوں برکتوں سے محروم ہیں۔ میں نے اس بارہ میں بہت غور کیا اور سوچا کہ اب افتتاح کے بارہ میں کیا طریق اختیار کیا جائے اور استخارہ بھی کیا۔ پہلے میرا ارادہ تھا کہ صحابہ کرام اور جماعت کے بزرگوں میں کسی کی خدمت میں یہ درخواست کی جائے کہ وہ اس اجتماع کا افتتاح فرمائیں لیکن آخر مجھے اللہ تعالیٰ نے اس بارہ میں شرح صدر عطا فرمایا کہ جو خدا کی تقدیر ہمیں سمجھانا چاہتی ہے اس بات کو سمجھنے کے لئے اور خدا تعالیٰ کی انگلی جس طرف اشارہ کر رہی ہے اس اشارہ کو سمجھنے کے لئے یہی مناسب ہے کہ میں بحیثیت نمائندہ مجلس خدام الاحمدیہ اور صدر خدام الاحمدیہ خود افتتاح کروں تاکہ نوجوانوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ خدا چاہتا ہے کہ اب جیسا کہ جماعت کے بزرگ جنہوں نے بلاواسطہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے استفادہ برکات و انوار کیا تھا ہم سے جدا ہوتے چلے جا رہے ہیں ہمیں یہ

بتائیے کہ وقت آگیا ہے کہ جماعت کی اگلی نسل اور نئی پود اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اور ہر لحاظ سے خودکفیل ہونے کی کوشش کرے۔

پہلے جب ہمیں کسی ظلم کے خلاف فریاد کرنی ہوتی تھی تو ہم سوچا کرتے تھے کہ اب ہم فلاں کے پاس جائیں گے تو ہمدردی کرے گا۔ پہلے جب ہمیں کوئی مشکل پیش آتی تھی، قومی طور پر یا فردی طور پر، تو ہم کسی بزرگ کی طرف نظر اُٹھاتے تھے اِس امید پر کہ ان کی طرف سے ہمارے لئے امداد کا سامان کیا جائے گا۔ پہلے جب ہمیں دعاؤں کی ضرورت ہوتی تھی تو ہم جانتے تھے کہ ایسے دل موجود ہیں جو ہماری ہمدردی اور ہمیں فائدہ پہنچانے کے لئے پگھلنے کے لئے تیار ہیں۔ اب یہ بات اگر بالکل ختم نہیں ہوگئی تو کم ضرور ہوگئی ہے۔ ایک طرف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیماری کی بناء پر اور دوسری طرف حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کے قیمتی اور نادر وجود کے دنیا سے تشریف لے جانے اور اللہ تعالیٰ کے قرب میں حاضر ہوجانے کی وجہ سے۔

اب عزیزو یہ کام آپ نے کرنے ہیں اور اگر آپ نہیں کریں گے تو قیامت کے دن آپ خدا کو اور اسکے رسولؐ کو مُنہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے۔ آپ ہی نے شمع کی طرح پگھل پگھل کر جماعت کی راہ کو روشن کرنا ہے۔ آپ ہی نے اپنی راتوں کے آرام کو چھوڑ کر خدا کے دُکھی بندوں کے لئے اور اُن بندوں کے لئے جو سیدھے راستے کو چھوڑ چکے ہیں اور خدا سے دُور جا پڑے ہیں دعائیں کرنی ہیں ...... آپ ہی نے جماعت کیلئے منتظمین، مدبرین، کام کرنے والے اور اعلیٰ درجہ کی قابلیت رکھنے والے مہیا کرتے ہیں۔ اگر آپ نے یہ کام نہ کیا تو یاد رکھیں کوئی نہیں ہے جو یہ کام کرے۔

خدا تعالیٰ کی تقدیر ہمارے سامنے اِس بات کو بڑے زور اور شدومد کے ساتھ لانا چاہتی ہے کہ اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ۔ کیا وقت نہیں آیا؟ کہ جو لوگ ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں اور بلند بانگ دعاوی کے ساتھ دنیا کے سامنے اِس بات کو پیش کرتے ہیں کہ خدا نے ہمیں اُمتِ محمدیہ کا پاسبان بناکر اور اسلام کی حرمات کا محافظ بناکر کھڑا کیا ہے کیا وقت نہیں آیا۔ کہ ان کے دلوں میں خدا کے ذکر کی جستجو پیدا ہو۔ کیا وقت نہیں آیا۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی یاد اور محبت میں پگھل کر پانی کی طرح بہہ جائیں۔ کیا وقت نہیں آیا۔ کہ خدا کے پاک کلام کے لئے ان کے دل میں نرمی پیدا ہو۔ اس کی قدر کریں اور اس کی تعلیمات کو اپنے دل میں بیج کے طور پر جگہ دیں۔ وہ پاک کلام جس کے متعلق خدائے عرش فرماتا ہے کہ خدا کا یہ کلام اگر پہاڑوں کے اُوپر نازل ہوتا تو اُس کو ریزہ ریزہ کر دیتا۔ کیا ہم پہاڑوں سے زیادہ سخت دل ہیں کہ خدا تعالیٰ کے پاک کلام کیلئے ہمارے دلوں میں نرمی پیدا نہیں ہوتی۔ پس ہم جو جماعت کی نئی پود ہیں ہمارے سامنے یہ بات پوری شدت کے ساتھ آجانی چاہیئے کہ اب جماعت کی ساری ذمہ داریاں ہم پر آپڑی ہیں۔ ہمیں ہی جماعت کے لئے دنوں کو کام کرنا ہوگا اور راتوں کے آرام کو ترک کرنا ہوگا۔ ہمیں ہی وہ

پُر انوار اور پُر برکات وجود بنتا ہوگا جو کہ شجرہ مبارکہ کے طور پر خدا کی مخلوق کے لئے آرام و راحت کا سامان کرتے ہیں اور خود دکھ اٹھا کر دوسروں کو نفع پہنچانے کے لئے کوشش کرتے ہیں، خود جھلس کر دوسروں کے لئے نور مہیا کرتے ہیں۔ اگر ہم نے یہ کام نہ کیا تو پھر یاد رکھیں کہ کوئی جماعت ایسی نہیں ہے کہ جن کے دلوں میں وہ درد ہو اور جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ سامان کئے ہوں کہ ان کے دلوں میں زندہ ایمان پیدا ہو جائے۔ ہمیں خدا نے زندہ نشان دکھائے ہیں۔ ہم نے خدا کو اس کی تجلیات کے ذریعہ سے دیکھا ہے پس اگر ہم یقین و ایمان کا یہ نمونہ نہیں دکھائیں گے کہ ہم خدا کے نام کی خاطر سب کچھ قربان کر دیں تو پھر اور کون ایسا کرے گا۔

آئندہ سے آپ یہ سمجھ لیں کہ جماعت کے ستون آپ ہی ہیں اور خلافت کے دست و بازو آپ ہی ہیں۔ آئندہ آپ نے سلسلہ کے سارے کاموں کو سنبھالنا ہے اور دینِ اسلام سے ہمدردی کا حق آپ نے ہی ادا کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے اور ہمارے دلوں میں وہ درد و سوز پیدا کرے اور اپنی اور اپنے رسول کی وہ محبت پیدا کرے کہ ہمیں نفس اور نفس کی تمام خواہشات اور اپنی اولاد اور اپنی سب راحتیں بھول جائیں اور صرف دل میں ایک تڑپ ہو کہ خدایا کسی طرح سے اسلام غلبہ حاصل کرے۔ خدایا کسی طرح سے تیرا فضل تیرے بندوں پر ہو تا کہ تیری توحید قائم ہو جائے۔ تیرے بندے تیرے در سے خالی ہاتھ نہ جائیں۔ وہ تیری لعنت کے مورد نہ ہوں بلکہ تو انہیں اپنی رحمتوں سے نوازے۔

یہ وقت جو ہماری جماعت پر آیا ہے وہ بڑا خطرناک وقت ہے۔ ایسے ہی وقت میں قومیں اپنی راہوں کو تبدیل کر کے یا تو خدا کے غضب کی مورد ہو جایا کرتی ہیں یا ضالین میں سے ہو جاتی ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے سورہ فاتحہ میں ہمیں یہ دعا سکھائی ہے کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ کہ خدایا ہمیں وہ سیدھی راہ دکھا جس پر تیرے پیارے اور تیرے اولیاء چلے اور جن پر تیری نعمتیں نازل ہوئیں۔ جن راہوں پر وہ چلے اور جن راہوں سے انہوں نے تجھے پایا۔ اور تیرے قرب کو حاصل کیا۔ خدایا تو ہمیں وہ راہ دکھا اور پھر یہ فضل فرما کہ جب ایک دفعہ وہ راہ ہمیں تو دکھا دے تو پھر ایسا نہ ہو کہ ہم تیرے دین کی خدمت سے تھک کر تیری راہ کو چھوڑ کر مغضوب علیہم ہو جائیں اور کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم تجھے بھول کر اور معبود اختیار کر لیں۔ وہ جو سچا محبوب ہے جس کے سوا کسی اور کو معبود نہیں بنانا چاہیئے۔ اس کو ہم بھول جائیں اور عیسائیوں کی طرح کسی اور کو اپنا بت بنا لیں۔

یہ بڑا خطرناک وقت ہوتا ہے جو ہماری قوم پر آیا ہوا ہے جسے ہم تمثیل کے طور پر کہہ سکتے ہیں کہ پہرہ بدل رہا ہے۔ آپ نے کبھی دیکھا ہوگا کہ فوج کی جب ایک گارد بدلتی ہے تو کیا حالت ہوتی ہے۔ کچھ لوگ جو اپنی ڈیوٹی کو ادا کر چکے ہوتے ہیں وہ آرام کی خاطر اپنی کمر کو سیدھا کر رہے ہوتے ہیں اور دوسرے ان کی

جگہ لینے کے لئے وردی کس رہے ہوتے ہیں۔ اگر ایسے وقت میں ذرا بھی غفلت سے کام لیا جائے تو دشمن کے لئے ایسے موقع پر حملہ کرنے کا بہت موقع ہوتا ہے۔ اسی طرح ایسے وقت میں جب کہ ایک نسل اپنے فرض کو ادا کرنے کے بعد خدا کے حضور حاضر ہو رہی ہو۔ اور دوسری اس کی جگہ لینے کے لئے آگے بڑھ رہی ہوتی ہے بہت ہی نازک موقع ہوتا ہے۔ بعض قومیں ناامید ہو جاتی ہیں۔ لوگ کہتے ہیں فلاں اٹھ گیا اور فلاں اٹھ گیا اور فلاں اٹھ گیا۔ مگر وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ ان فلاں اور فلاں کو برکتیں اور انوار دینے والا خدا زندہ ہے .... وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ وہ ہستی جس نے ہمارے بزرگوں کو کمالات عطا کئے تھے اور اُن کو پُر انوار و بابرکت وجود بنایا تھا وہ ہمارا خدا آج بھی زندہ ہے اور ہمیشہ زندہ رہے گا۔ نہ اُس پر کوئی کمزوری آئے گی اور نہ اُس کی قدرتوں میں کوئی کمی واقع ہوگی۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ چلا جائے گا اور جب بھی کوئی بندہ سچے دل کے ساتھ اُس کے حضور میں حاضر ہوگا تو وہ کبھی بھی خالی ہاتھ نہیں لوٹایا جائے گا۔ وہی برکات جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو دی تھیں وہی برکات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے سے دوبارہ ہمارے سامنے پیش کی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی بخل نہیں ہاں اگر ہم خود اپنی غلطی، ناقدری اور کم ہمتی کی وجہ سے پیچھے رہ جائیں تو الگ بات ہے۔

غرض ایسے مواقع پر جب کہ پہرہ بدل رہا ہوتا ہے ایک نسل اپنے فرائض کو ادا کر کے جا رہی ہوتی ہے، اور دوسری اس کی جگہ لینے کے لئے آ رہی ہوتی ہے۔ قوم کے لئے بہت فکر کا مقام ہوتا ہے۔ اگر اُن میں ناامیدی پیدا ہو جائے اور وہ خدا کے کام کو چھوڑ دیں تو اُن کا حال یہودیوں والا ہو جاتا ہے۔ وہ ظاہر پر تو عمل کرتے ہیں لیکن وہ باطن سے غافل ہو جاتے ہیں۔ اس وجہ سے وہ انعام جو انہیں دیا گیا وہ اُن سے چھین لیا جاتا ہے۔ پھر اُن میں سے بعض لوگ اُس مقصد کو بھول جاتے ہیں جس کی خاطر جماعت قائم کی گئی تھی اور اپنی ذاتی وجاہت اور عزت کو ہی مقصود بنا لیتے ہیں اور انہیں یہ بھول جاتا ہے کہ ان کی جماعت کا قیام اور ان کا نظام اللہ تعالیٰ کی محبت اور جلال کو قائم کرنے کے لئے عمل میں لایا گیا تھا اور ایسے لوگ پھر ضالین میں سے ہو جاتے ہیں۔

جب رات کے اندھیرے میں گاڑی چل رہی ہوتی ہے تو کانٹا بدلتے وقت پتہ بھی نہیں چلتا۔ بس ذرا سی حرکت سے گاڑی اِدھر سے اُدھر ہو جاتی ہے۔ صبح کے وقت جا کے کہیں پتہ چلتا ہے کہ کہیں سے کہیں پہنچ چکے ہیں۔ پس اگر ہم لوگ اس وقت اپنی امیدوں کو اور اپنے عزائم کو اور اپنی ہمتوں کو بلند نہیں کریں گے تو خدا نہ کرے۔ ہم ان یہودیوں میں شامل ہو جائیں گے جن پر خدا کا غضب نازل ہوا تھا۔

اگر ہم یہ بھول گئے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کسی مقصد کے لئے بھیجا اور آپ کی آمد کی کیا غرض تھی تو خدا نہ کرے، خدا نہ کرے ہم ان ضالین میں شامل ہو جائیں گے جنہوں نے اپنے حقیقی خدا کو چھوڑ دیا اور ذلیل اور حقیر مخلوق

کی عبادت کرنے لگے۔

عزیزو! کانٹا بدلتے وقت کچھ بھی محسوس نہیں ہوتا، انسان یہی سمجھتا ہے کہ کیا ہے ذرا اِدھر سے اُدھر ہوگئے لیکن یاد رکھو جب اِدھر سے اُدھر ہوئے تو پھر وہ منزل ہاتھ نہیں ملے گی۔ جب انسان خدا کے گھر کو اپنا قبلہ نہیں بناتا اور ذرا سا اِدھر اُدھر ہو جاتا ہے تو پھر وہ ذرا سی تبدیلی اس کو لیجاتے لیجاتے کہیں کا کہیں پہنچا دیتی ہے۔ اس لئے اگر خدا کا قرب اور خدا کے دین کی خدمت ہمارا مقصد ہے تو یہ وقت ہے کہ ہم اپنے دلوں کو ٹٹولیں کہ آیا ہم جماعت کی نیک نامی کا موجب بن رہے ہیں یا نہیں۔ کیا محض خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس کے دین کے جلال کو ظاہر کرنے کے لئے، اس کے پیارے نام کو بلند کرنے کے لئے، اس کی توحید کو قائم کرنے کے لئے ہمارے اندر ویسا ہی جوش پیدا ہوتا ہے یا نہیں جس قسم کا اظہار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا ہے

سیاہ باد رخِ بختِ من اگر بدلم
دگر غرض بجز آں یارِ آشنا باشد

یعنی خدا کرے میری تقدیر مجھ سے روٹھ جائے میری تقدیر کا مُنہ کالا ہو جائے اگر خدا تعالیٰ کے سوا کسی اَور کا خیال بھی مجھے آئے۔ یہ سارا سلسلہ اور یہ سب کام جو مَیں نے شروع کیا ہے صرف اور صرف اُسی پاک وجود کے لئے ہے جس نے مجھے پیدا کیا۔ اور اُسی کے چہرہ کی محبت میرے دل میں پائی جاتی ہے۔ پس آؤ عزیزو ہم بھی اپنے دلوں کو ٹٹولیں اور اس بات کو دیکھیں کہ کیا ہمارے مقاصد بھی یہی ہیں؟ کیا ہم میں سے ہر شخص اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر اور خدا کو حاضر ناظر جان کر یہ کہہ سکتا ہے کہ خدا کے سوا اور اس کی قائم کردہ جماعت سے وابستہ ہونے اور اس کے کاموں میں حصہ لینے کے سوا ہمارا کوئی مقصد نہیں۔ کاش ہم میں سے ہر شخص اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اسی تحدی کے ساتھ یہ کہہ سکے جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہا ہے کہ:۔

سیاہ باد رخِ بختِ من اگر بدلم
دگر غرض بجز آں یارِ آشنا باشد

کہ میرا بخت مجھ سے ناراض ہو جائے، میری تقدیر مجھ سے رُوٹھ جائے اور میری تقدیر کا مُنہ کالا ہو جائے اگر خدا کے سوا اور بھی کوئی میرے سامنے مقصود ہو۔ دنیا میں میرا ایک ہی مطلوب و محبوب ہے۔ وہی ایک ہی ہے جس کو مَیں اس قابل سمجھتا ہوں کہ اپنی جان سے محبت کروں۔

اگر یہ چیز ہمارے مدِنظر ہو جائے۔ اور اگر ہم یہ سمجھ جائیں کہ خدا کی توحید قائم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس دنیا میں تشریف لائے تھے اور خدا تعالیٰ کی عظمت وجلال کو قائم کرنے کے لئے یہ تنظیمیں قائم کی گئی ہیں نہ اس لئے کہ زید اور بکر کی عزت قائم کی جائے۔ اور اگر ہمیں یہ بات سمجھ آجائے کہ سچی توحید کی راہ اور خدا کے قرب کی راہ بتانے والا اللہ تعالیٰ کا وہ جوانمرد انسان جس کے ساتھ خدا تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے نجات کو وابستہ کر دیا ہے وہ ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں اور کوئی شخص خدا تعالیٰ کے قرب کو نہیں پا سکتا خواہ وہ ریاضت میں ہزار سال بھی گزارے اور عبادت کر کے اپنے وجود کو پگھلا بھی دے جب تک کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت نہ کرے۔

پس آؤ عزیزو! وقت آگیا ہے کہ ہم تجدید عہد کریں .... اِنہی الفاظ کے ساتھ پچھلے سال مَیں نے مجلس خدام الاحمدیہ کے نئے سال کا آغاز کیا تھا۔ خدا کی تقدیر نے شاید یہ الفاظ مجھ سے وقت سے پہلے کہلوا دیئے تھے لیکن اب جو حالات ہم پر آگئے ہیں واقعی یہ چاہتے ہیں کہ ہم پھر سے نیا عزم لے کر اٹھیں۔ آؤ عزیزو! اپنے دل میں یہ عہد کریں اور اِس عزم کیساتھ اُٹھیں کہ ہم نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ کے اقرار کو اپنی زندگی کے ساتھ ثابت کرنا ہے۔ صرف قول کے ساتھ نہیں بلکہ ہمارا سارا وجود، ہمارا دل، ہمارا دماغ اور سارے جوارح جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیئے ہیں وہ اِسی بات میں صرف ہوں گے کہ ہم اِس بات کو ثابت کر دیں کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اللہ کے سوا ہمارا کوئی بھی مطلوب نہیں ہے۔ اللہ کے سوا ہم کسی طرف نہیں جائیں گے اور ساری جان کے ساتھ ہم اُسی سے محبت کریں گے اور اِس بات کا بھی اقرار کریں کہ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا الرَّسُولُ اللّٰہِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ جو باتیں آپ نے فرمائیں وہ حق فرمائیں اور جو راہ آپ نے دکھائی وہ سچی راہ تھی۔ تبھی ہم نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

اور اِس بات کی بھی ضرورت ہے کہ ہم اِس بات کا عہد کریں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو تعلیم ہمیں دی تھی کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ کہ ساری خیر و برکت قرآن کریم میں ہے۔ اگر دنیا و عقبیٰ میں کامیاب ہونا چاہتے ہو اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو قرآن کریم کی طرف توجہ دو۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہم آئندہ سے اِس بات کا اقرار کریں کہ خدا تعالیٰ کے کلام کو سمجھیں گے اور اس کی برکات کو حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

پھر ایک دفعہ خود خدا تعالیٰ کے الفاظ میں مَیں آپ عزیزوں سے یہ کہتا ہوں کہ اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُھُمْ لِذِکْرِ اللّٰہِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ۔ کیا وقت نہیں آیا کہ وہ لوگ جو ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں اُن کے دلوں میں خدا کے ذکر کی وجہ سے خشیت پیدا ہو اور قرآن کریم جو خدا کا کلام ہے اور حق ہی حق ہے اُس کا اُن کے دلوں میں اثر ہو۔ وَلَا یَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلُ .... اور پھر وہ اُن یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح نہ ہو جائیں جو خدا کے دین کی خدمت کو چھوڑ کر اَوروں کی طرف متوجہ ہو گئے۔ خدا اُن کا قبلہ و مقصود نہ رہا۔ وہ دُور بخدا نہ رہے۔ فَطَالَ عَلَیْھِمُ الْاَمَدُ۔ جب ایک لمبا وقت گزر گیا تو فَقَسَتْ قُلُوْبُھُمْ اُن کے دلوں میں سختی پیدا ہو گئی۔ یہ سختی ہی ہے جو انسان کو نامراد کر دیا کرتی ہے۔ وَکَثِیْرٌ مِّنْھُمْ فٰسِقُوْنَ اور اکثر خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی شریعت پر عمل کرنے کی بجائے اپنی شریعت بنا بیٹھے۔ اِعْلَمُوْآ اَنَّ اللّٰہَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا۔ یاد رکھو کہ زندگی

دینے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ وہی ہے جو زندگی کا سرچشمہ ہے۔ اگر تم دائمی زندگی حاصل کرنا چاہتے ہو تو اللہ تعالےٰ کی طرف مائل ہو۔ اُسی نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے عرب کے مُردہ ملک کو دیکھتے دیکھتے دوبارہ زندہ کر دیا اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ دوبارہ مُردوں کو زندہ کیا۔

بس اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہم بھی دوبارہ زندہ کئے جائیں اور وہ دائمی اور حقیقی زندگی جس کے نتیجہ میں انسان کو دائمی خوشحالی اور راحت نصیب ہوتی ہے وہ ہمیں حاصل ہو اور ہم فردی طور پر بھی ترقی کریں اور ہماری جماعت کا جو مقصد ہے یعنی اسلام کو تمام ادیان پر سربلند دیکھنا اور محمدِ عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو تمام جھنڈوں سے بہت اونچا اُڑتا ہوُا دیکھنا وہ بھی پورا ہو۔ تو ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف جُھکنا چاہیئے کہ وہی زندگی کا سرچشمہ ہے۔

اگر ہم اُسی کے ساتھ وابستہ ہو جائیں گے اور اس کے ساتھ محبت، اخلاص اور عبودیت کا تعلق قائم کرلیں گے تو وہ کبھی ہمیں ضائع نہیں کریگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جو خدا کی نظر میں متقی ٹھہر جائے اُسے کوئی چیز تباہ نہیں کر سکتی اس لئے کوشش کرنی چاہیئے اور بہت فکر کرنی چاہیئے۔ اس بات کی کہ ہم متقی بن جائیں خواہ اور کچھ بنیں نہ بنیں۔ اگر متقی بن جائیں تو ہمیں سب کچھ حاصل ہو جائے گا۔

ہم اس جگہ جو آتے ہیں اسی مقصد کی خاطر آتے ہیں کہ دنیا داری کے کاموں سے اور دنیا کی طونی سے الگ ہو کر چند دن اللہ تعالیٰ کی یاد میں گزاریں اور اپنے آپ کو آئندہ سال کی اُس جدوجہد کے لئے تیار کریں جو ہمیں شیطانی تدبیروں کے مقابل پر کرنی ہے۔

آپ جو کچھ یہاں سُنیں گے وہ ایک بیج کے طور پر ہوگا۔ ظاہر بات ہے کہ تین دن میں سب کچھ آپ کو نہیں سکھایا جا سکتا۔ صرف بیج کے طور پر چند باتیں آپ کے دل میں داخل کی جائیں گی۔ خدا کرے کہ آپ کا دل اس قسم کی زمین ثابت ہو کر جو بیج کو قبول کیا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کلام، خدا کے رسول کی محبت بھری باتیں آپ کے سامنے پیش کی جائیں گی۔ آپ کو چاہیئے کہ دلوں کی سختیوں کو دُور کر کے ان باتوں کو اپنے دلوں میں جگہ دیں تاکہ وہ اس میں جڑ پکڑ جائیں اور پھر نہایت مبارک درخت آپ کے دل میں ایمان کا، اخلاص و یقین کا پیدا ہو جائے جس کے نتیجہ میں آپ ایسے وجود بن جائیں کہ اپنے لئے بھی، اپنی جماعت کے لئے بھی اور ملک کے لئے بھی اور دنیا کے انسانوں کے لئے بھی خیر و برکت کا موجب ہوں۔

خدا کے پاک بندے خدا کی طرف سے تمام مخلوقات کے لئے حرز ہوُا کرتے ہیں۔ وہ تعویذ ہوُا کرتے ہیں جن کے طفیل اللہ تعالیٰ دوسروں کو بھی انعامات سے نوازتا ہے۔ پس اس بات کی کوشش کریں کہ ان تین دنوں میں آپ کے دلوں میں وہ بیج بویا جائے جس سے آپ کو خدا اور اسکے رسولؐ کی محبت حاصل ہو جائے اور آپ خدا کے اولیاء میں سے ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق بخشے کہ ہم خدا کی محبت اور اُس کے رسولؐ کی محبت کو اپنے دلوں میں جگہ

دل اور اُن پاکباز وجودوں میں سے ہوں جن کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دنیا کی نظر میں تو وہ ذلیل ہوتے ہیں رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ۔ دنیا کہتی ہے یہ کیا ہیں، پھٹے ہوئے کپڑے ہیں، سر پر غبار پڑا ہوا ہے اور بظاہر حقیر معلوم ہوتے ہیں لیکن خدا کی نظر میں اُن کی اتنی قدر ہوتی ہے کہ لَوْ اَقْسَمَ بِاللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ کہ اگر خدا کا نام لیکر وہ کہدیں کہ خدا یوں کرے گا تو خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ میرے بندے نے میری قسم کھا کر یہ بات کہی ہے اس لئے میں اسے ٹلا نہیں سکتا۔ پس اگر ہم لوگ اُن پاک وجودوں میں شامل ہو جائیں تو پھر زمین بھی ہماری ہے اور آسمان بھی ہمارا ہے۔

خدا کی تقدیر تو پوری ہو کر رہے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ آپ کی جماعت کے ذریعہ سے اسلام کو سربلندی اور غلبہ نصیب کرے گا۔ فکر اس بات کی کرنی چاہیئے کہ ہمارے ذریعہ سے اسلام کو سربلندی حاصل ہو، تا کہ ہم ہی وہ لوگ ہوں جو قیامت کے دن خدا اور اُس کے رسولؐ کے سامنے سرخرو ہو سکیں اور بڑے ہی شکر اور امتنان کے جذبات کے ساتھ قیامت کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں اسلام کی سربلندی کی خوشخبری دے سکیں اور کہہ سکیں کہ ہم نے آپ کے فرمودہ کو پورا کر دکھایا تا کہ ہمارا خدا ہم سے خوش ہو سکے، اس دنیا میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔

میں انہی چند باتوں پر اکتفاء کرتا ہوں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسلام کو فتح دے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو بلند کرے۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کا مقصد پورا ہو جائے تو خواہ ہم رہیں یا نہ رہیں فرق نہیں پڑتا ؎

من و تو گر فنا شویم چہ باک
غرض اندر جہاں میاں سلامت اوست

حافظؒ نے کہا ہے کہ میں اور تُو اگر مر بھی جائیں، ہلاک بھی ہو جائیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اصل چیز یہ ہے کہ ہمارے محبوب کی زندگی ثابت ہو، ہمارے خدا کی توحید قائم ہو اور ہمارے رسول کی عظمت قائم ہو" (آمین)

[redacted]